الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۹۹

احمدیوں کو قتل کرانے کیلئے اشتعال انگیزیاں

حکومت سے ضروری گزارش

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی فتنہ پردازیاں اور اشتعال انگیزیاں جو ایک عرصے جاری ہیں۔ دیگر ہر قسم کے مظالم سے گزر کر اب قتل و خونریزی تک پہنچ رہی ہیں۔ جس کا بالکل واضح ثبوت اس واقعہ سے مل سکتا ہے۔ جو پشاور میں رونما ہوا۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر ایک احراری نے پستول سے قاتلانہ حملہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے غیر معمولی طور پر حملہ آور کو ناکام و نامراد رکھا۔ لیکن حملہ کرنے والے نے اپنی طرف سے قتل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ یہ حملہ پیچھے سے بالکل اچانک کیا گیا۔ اور ایسے موقعہ پر کیا گیا۔ جہاں ملزم کو بوجہ اس کے کہ وہاں سب لوگ احمدیوں کے مخالف تھے۔ بچاؤ کے لئے بہت کچھ سہولتیں میسر آسکتی تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے نہ صرف اسے اپنے بد ارادہ میں کامیاب نہ ہونے دیا بلکہ گرفتار بھی کرا دیا۔

جن حالات میں یہ حملہ کیا گیا۔ اگرچہ وہی اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہیں کہ یہ احراری اشتعال انگیزیوں کا نتیجہ ہے جو علی الاعلان کھلا جماعت احمدیہ اور خاص کر قاضی محمد یوسف صاحب کے خلاف کی گئیں۔ لیکن حملہ کے بعد تو احراریوں کی یہ منصوبہ بازی بالکل واضح ہو گئی۔ پہلے تو ملزم کو بالکل بے قصور بنا کر اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ اسے احمدی یونہی راہ چلتے مارنے لگ گئے۔ اور پھر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد کہا گیا۔ کہ احراریوں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خود بھی مرزائی ہو۔ مگر یہ تو صرف عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش تھی۔ عملی طور پر پشاور کے احراری ملزم کے مقدمہ میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور احراری پارٹی کے دو وکلاء اس مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ملزم کو احراری ایک طرف تو احمدی قرار دیتے ہوئے یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ ایک احمدی پر اس کے حملہ کا سوانگ کسی خاص مقصد کے لئے رچایا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف حملہ آور کو ہر طرح کی امداد خود احراری دے رہے ہیں۔ یہی نہیں۔ اس کی حمایت میں جلسے کر کے ریزولیوشنز پاس کئے جا رہے ہیں۔

یہ تو ایسا واقعہ ہے۔ جو عدالت میں آچکا ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ احمدیوں پر ظلم و ستم کرنے کی جو کھلم کھلا تحریکیں کی جا رہی تھیں۔ اور جن پر عمل بھی ہو رہا تھا۔ ان میں قتل کرنے کی تلقین کا زور ستور سے اضافہ کیا جا رہا ہے چنانچہ لدھیانہ اور نوشہرہ کے متعلق ہم اپنے نامہ نگاروں کی تحریریں شائع کر چکے ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ عوام کو احمدیوں پر قاتلانہ حملے کرنے کے لئے انتہائی رنگ میں اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اس قسم کی اشتعال انگیزیوں کا لازمی نتیجہ وہی نکل سکتا ہے۔ جو پشاور میں نکلا۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے افراد کی جانیں اور عزتیں سخت خطرہ میں ہیں۔ وہ حکومت جو خطرناک ایجیٹیٹروں اور طاقتور جمعیتوں کا ناطقہ بند کر سکتی ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ نہیں خیال کر سکتے کہ اس کے لئے احراریوں کی اس صریح ستم رانی کو روکنا کوئی مشکل ہے۔ جو جماعت احمدیہ پر کی جا رہی ہے۔ رعایا کی جان و مال کی حفاظت کا فرض حکومت پر اسی طرح عائد ہوتا ہے جس طرح رعایا پر حکومت کی اطاعت کا۔ لیکن اگر اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی گئی۔ اور احمدیوں کے قتل کے منصوبے کرنے اور ان کے قتل کے ارادے رکھنے والوں کے ہاتھ نہ روکے گئے تو جماعت احمدیہ تو جو کچھ گزرے گی برداشت کرے گی۔ لیکن اس طرح ایسے ستم اور جفا کی بنیاد پڑ جائیگی جس کے آج نہیں تو کل تمام ہندوستان کے امن و امان کو جلا کر راکھ کر دینے والی بھٹی تعمیر کر لی جائے گی۔ ظلم کبھی بے نتیجہ نہیں رہ سکتا۔ اور پھر ایسی جماعت پر ظلم جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی روحانی اصلاح اور مذہبی راہ نمائی کیلئے کھڑا کیا ہے جو ایک طرف تو حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے دور رہتی اور دوسری طرف اپنی جان و مال مخلوق الٰہی کی بہتری اور بھلائی کے لئے صرف کرنا اپنا مقصد قرار دیتی ہے۔ پس وقت ہے۔ کہ حکومت پوری کوشش اور سعی سے اس ظلم و ستم اور اس جور و جفا کو روکے۔ جو جماعت احمدیہ پر ہر جگہ کیا جا رہا ہے۔ اور جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے

کوئٹہ کے زلزلہ کا اثر اہل ہند پر

کوئٹہ کے ہلاکت آفرین زلزلہ کی وجہ سے ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک غیر معمولی اثر پیدا ہوا ہے اور تمام ملک میں حیرت انگیز خوف و ہراس چھا گیا ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کی جو آج سے کئی سال پہلے اہل ہند کی خیر خواہی اور ہمدردی کے لئے سنایا گیا تھا۔ حرف بحرف تصدیق ہو رہی ہے اگرچہ اس وقت تک اس پر کان نہ دھرے گئے جب تک خدا تعالیٰ نے قہری جلوہ نہ دکھایا۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے انسانوں کے دل دہل گئے۔ اور وہ اپنی اصلاح کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اخبار اہلحدیث نے اسے قادیانی پروپیگنڈا کا اثر بتایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "قادیانی گروہ پراپیگنڈا کرنے میں یورپ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ اپنی بات کو ایسے عمدہ طریق اور محنت سے پھیلاتے ہیں۔ کہ بڑے بجاری دور اندیش کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ کہ اصلیت کیا ہے جونہی قادیان سے یہ آواز نکلی۔ کہ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ایک اور شدید زلزلہ نمونہ قیامت آنے والا ہے۔ پس یہ آواز جیسے دھیمے ملک میں ایسی پھیلی۔ کہ دہلی جیسے ہوشیار شہر میں بھی اس کا اثر جا پہونچا۔ ۱۱ جون کی رات کو اہل دہلی جاگتے اور دوڑتے رہے۔ امرتسر کے وہم پسند لوگ بھی گھروں سے باہر نکلے رہے"

حضرت امیر المومنین پالم پور میں

نامہ نگار الفضل کا تار

پالم پور ۲۴ رجون - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل ۲۳ رجون معہ خدام ۹ بجے قادیان سے روانہ ہو کر راستے میں شاہ پور تھوڑی دیر ٹھہر کر اور دو بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت پالم پور پہنچ گئے ۔ الحمد للہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹ تا ۲۳ جون تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط و دستی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ۔

دستی بیعت

۱- حفیظ اللہ صاحب امرتسر
۲- حشمت علی صاحب ضلع گورداسپور
۳- لال دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴- فتح دین صاحب "

تحریری بیعت

۵- سردار خان صاحب ضلع سیالکوٹ
۶- نور النساء صاحبہ ضلع اٹک
۷- بابو غلام محمد صاحب نیروبی
۸- محمد امین صاحب "
۹- محمد یوسف صاحب "
۱۰- برکت بی بی صاحبہ مانڈلے
۱۱- ہاجرہ بی بی صاحبہ "
۱۲- سردار بیگم صاحبہ لاہور
۱۳- خورشید بیگم صاحبہ سیالکوٹ
۱۴- غلام نبی صاحب ضلع میرپور
۱۵- چودہری جیون صاحب نمبردار ضلع سیالکوٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خط لکھنے والوں

کیلئے

ضروری اطلاع

بعض اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھتے ہیں - وہ نہایت باریک قلم سے اور نہایت گنجان لکھے ہوتے ہیں - نیز بعض اس قسم کے خطوط پنسل سے لکھ کر بھیج دیتے ہیں جن کی تحریر نہایت ہی مدھم ہوتی ہے - ایسے خطوط کے متعلق حضور نے حسب ذیل اعلان شائع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے ۔

"بعض لوگ پنسل سے خط لکھتے ہیں - یا باریک اور گنجان لکھتے ہیں میں ایسے خط نہیں پڑھ سکتا - جو لوگ چاہتے ہیں - کہ میں خود خط پڑھوں - وہ سیاہی سے اور موٹا لکھا کریں ۔"

احباب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھتے وقت اس ارشاد کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے ۔

اعلان ضروری

بعض لوگ یہ مشہور کر رہے ہیں - کہ جماعت احمدیہ قادیان نے علاقہ کی سکھ قوم سے بحیثیت قوم مقاطعہ یا بائیکاٹ کیا ہے - ہم اس بات کا اعلان اس سے قبل کئی دفعہ کر چکے ہیں - کہ ہم محض مذہبی اختلافات کی وجہ سے کسی قوم یا فریق کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ کے قائل نہیں - یہ بات صرف اعلےٰ مذہبی تعلیم اور مذہبی رواداری کے ہی خلاف نہیں - بلکہ اخلاقاً بھی گری ہوئی بات ہے - کہ محض مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی قوم سے مقاطعہ کیا جائے - اور پھر سکھ قوم تو موحد ہونے کی وجہ سے مذہباً بھی ہمارے قریب ہے - اور احمدی جماعت حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ویسے بھی بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے - پس میں اپنے اس اعلان کے ذریعہ یہ بات تمام دوستوں تک پہنچانا چاہتا ہوں - کہ سکھ قوم سے ہمارا کوئی بائیکاٹ نہیں ہے - وہ شخص جو قادیان کے حالات سے واقف ہے - وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے - کہ قادیان میں علاقہ کے سکھ لوگ ہر روز ایندھن اور چارے کے گڈے باہر سے لاتے ہیں - اور احمدی ان کو خریدتے ہیں - بعض سکھ بکریوں کا دودھ فروخت کرنے آتے ہیں اور احمدی ان سے دودھ خریدتے ہیں - سکھ مستری اور مزدور ہمارے ہاں کام کرتے ہیں - بلکہ اس وقت بھی احمدی عمارتوں میں بجلی کا وائرنگ کرنے میں مسلمان کاریگروں کے ساتھ ساتھ سکھ کاریگر بھی کام کر رہے ہیں -

اس اعلان کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے - کہ ہمارے بعض سکھ ہمسایوں کو اس مفروضہ بائیکاٹ کے متعلق غلط فہمی لگی ہوئی تھی - سو اب اس کے متعلق ان کو مطلع کر دیا گیا ہے - ہم کسی قوم سے جو ہمارے ساتھ تعاون کرے پورا پورا تعاون کرنے کو تیار ہیں - اور مذہبی اختلاف کی وجہ سے کسی قوم سے مقاطعہ یا بائیکاٹ کو ناجائز خیال کرتے ہیں - ہمارا مذہب تو ہمیں مواسات اور ہمدردی سکھلاتا ہے - نہ کہ تشدد اور بائیکاٹ البتہ جو افراد ہم سے عناد رکھتے ہیں اور ظالمانہ طور پر ہمارے بزرگوں کے متعلق بدزبانی کا طریق اختیار کرتے - اور فتنہ و فساد کا بیج بوتے ہیں - ہم ان سے الگ رہتے ہیں - مگر اس علیحدگی کی ذمہ داری خود ان افراد پر ہے نہ کہ ہم پر - بہرحال ہمارا سکھ قوم کے ساتھ ہرگز کوئی بائیکاٹ نہیں ہے - اور میں اس اعلان کے ذریعہ اس غلط فہمی کو دور کرتا ہوں جس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ اس معاملہ میں ہمارے بعض سکھ ہمسایوں میں پیدا ہو رہی ہے - ابھی گذشتہ ایام میں ہی ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک سکھ گوردوارہ کی مرمت کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے پانچ سو روپیہ بطور چندہ دیا تھا - جو اس محبت اور دوستی کی روح کو ثابت کرتا ہے - جو ہمارے دلوں میں سکھوں کے متعلق ہے - اور اس روح کو قائم رکھنا ہمارے لئے عین خوشی اور راحت کا باعث ہے

مرزا شریف احمد

دعائے مغفرت

میری منجھلی بھاوجہ سیدہ اکرم النساء بی بی صاحبہ جن کی شادی کو ابھی گیارہ مہینے ہوئے تھے - ۱۷ رجون ۱۹۳۵ء بروز جمعہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون - تمام احمدی بزرگوں سے التماس ہے - کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں ۔

خاکسار - عبد القدیر احمدی
نیا گاؤں - کٹک

ہیلی کالج آف کامرس لاہور

جو احمدی طلباء ایف - اے پاس کرنیکے بعد اپنی تعلیم جاری رکھنے کے خواہشمند ہوں - انہیں ہیلی کالج آف کامرس میں داخل ہونے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے - اس کی تعلیم اور آئندہ پراپیکٹس آرٹس کی تعلیم سے بہرحال بہتر اور نتیجہ خیز ہے - ایف اے کے بعد تین سال کا کورس ہے - عنقریب داخلہ شروع ہونیوالا ہے - پراسپکٹس منگا کر بلکہ بہتر یہ ہے کہ زبانی مکمل مفصل حالات دفتر ہیلی کالج آف کامرس لاہور سے معلوم کریں ۔

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

کی

نویں فہرست

میزان سابقہ	۱۸۵۸ — ۱۴ — ۰
اہلیہ صاحبہ محمد رفیق صاحب درگاڈی	۱ — ۰ — ۰
اہلیہ تبارک حسین صاحب ہم سہسرام	— ۸ — ۰
طلباء احمدیہ ہوسٹل لاہور	۱۲ — ۸ — ۰
منشی فتح الدین صاحب ہم کلکرک	— ۵ — ۰
جماعت صدر سیالکوٹ ڈاکٹر شبیر محمد عالی صاحب	۳۹ — ۸ — ۶
جماعت پاکپٹن غلام احمد صاحب	۱۵ — ۶ — ۰
جماعت مالاکنڈ معرفت سید ظہور الحسن صاحب	۷ — ۰ — ۰
جماعت بھاگل پور	۲۴ — ۶ — ۰
جماعت شملہ محمد حسین صاحب	۱۵ — ۰ — ۰
جماعت دہلی	۱۲ — ۰ — ۰
منشی فتح الدین صاحب قادیان	۱ — ۰ — ۰
میزان کل	۱۹۶۸ — ۰ — ۶

عالم اسلام پر نظر

جاپان چین اور ہندوستان کے مسلمان

(از الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

۱

ہندوستان کے مسلمان اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ سب دُنیا مسلمان ہو جائے۔ اور اسلام کا سیاسی وقار چار دانگ عالم میں مثل ازمنہ سابقہ قائم ہو جائے۔ مغربی اقوام نے اس ذہنیت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ جنگ کے زمانہ میں قیصر ولیم کا نام محمد رکھا گیا۔ اور اس کے مسلمان ہونے کا انتہائی زور کے ساتھ پروپگنڈا کیا گیا۔ تا مسلمان اتحادیوں کے خلاف ہو جائیں۔ اور جرمن منصوبے تکمیل کو پہنچیں۔ جاپان بھی اس سیاست سے واقف ہے۔ اور ان دنوں ترکی و روس سے بھاگے ہوئے چند ایسے بدنام لوگ جاپان میں جمع ہیں۔ جن کی نسبت بقول پروفیسر برلاس۔ پروفیسر جامعہ ٹوکیو جاپان میں ترکی تاتاری پناہ گزین مسلمان کہتے ہیں۔ کہ "یکے شیطان است و دیگرے ابلیس" یہ لوگ جھوٹ موٹ فرضی اعداد دے کر اخبارات ممالک عربیہ میں مضامین شائع کرتے رہتے ہیں۔ حکومت جاپان ان سے اپنے تجارتی مفاد حاصل کر رہی ہے۔ اور افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ ابی سینیا۔ وغیرہ ممالک میں جاپانی تجارت کو فروغ ہو رہا ہے۔ مشرقی افریقہ کے انگریزی مقبوضات پر بھی اس کا خاص اثر ہے۔ چنانچہ یوگنڈا کی ۱۵ فیصدی تجارت برآمد جاپانیوں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔

غرض جاپان میں اسلام کی ترقی محض جھوٹا اور بے بنیاد پروپگنڈا ہے۔ اصلیت صرف اس قدر ہے۔ کہ ہندوستان کے سوداگران مقیم کوبے۔ جاپان نے چندہ کر کے اس شہر میں مسجد بنائی ہے۔ اور تاتاری مہاجرین مقیم جاپان نے دو دینی مدرسے ٹوکیو میں ایک دوسرے کی ضد سے جاری کئے ہیں۔ گیارہ برس کا عرصہ ہوا۔ کہ میں نے ہزایکسی لنسی بیرن ہیاشی سفیر جاپان متعینہ لنڈن سے دریافت کیا تھا۔ کہ آپ کے ملک میں اسلام کی کیا حالت ہے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ "صرف خال خال سا ہیں کچھ مسلمان ہیں۔" اب اس پر صرف اس قدر اضافہ ہوا ہے۔ کہ خود جاپان میں بھی ہندوستانی تاتاری ترکی لوگوں کی ایک جماعت پہنچ گئی ہے۔ اور ایک جاپانی پروفیسر نے مسیحی یورپین تراجم سے قرآن کریم کا ترجمہ جاپانی میں کر دیا ہے۔ اور ایک کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پانچ چھ بھیانک قابل نفرت نصاریٰ عیسائی کر کے شائع کر دی ہے۔

ان حالات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضروری سمجھا۔ کہ جاپان میں اسلام حقیقی شکل میں پیش کیا جائے۔ اور اس غرض سے احمدی مبشر بھیج دیا گیا۔

۲

اخباری دُنیا میں خبریں گشت لگا رہی ہیں کہ چین میں عام بے داری ہے۔ اور اس عام بیداری کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سمجھ دار چینی کنفیوشس کی اخلاقی تعلیم کو ناپسند کرتے۔ اور ایک ایسی جامع شریعت چاہتے ہیں۔ جو ان کی راہ نمائی کر سکے۔ مسیحی مبلغین اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر مسلمان ہمدردان ملت کو ٹوکھر کی گڑی بنانے سے ہی فرصت نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہوبشانسی میں ایک نوجوان ولیز (برطانیہ) سے ڈگری لے کر آیا ہے۔ اس نے انجمن "عدالت" نام کی بنیاد رکھی ہے۔ چینی زبان میں اسلام پر لٹریچر بھی شائع ہوتا ہے۔ ایسا ہی کانسو۔ زیجوان اور کانشی میں بھی لوگ تغیر کے خواہاں ہیں۔ کانشی اور دوسرے اسلامی علاقوں میں جہاں مسلمانوں کو عربی سے محبت ہے۔ مسیحی پادری عربی میں خوبصورت تعویذ چھپوا کر اس میں مسیحیت کا مرکزی عقیدہ لکھ کر شائع کرتے ہیں۔ جو مسلمان مسجدوں میں لٹکاتے۔ اور پیسے دے کر خریدتے ہیں۔ چین میں سخت طوائف الملوکی ہے۔ ایک مسیحی جرنیل نے مسلمانوں پر سخت مظالم کئے۔ اس پر ایک مسلمان جنرل "ما" نام اپنی فوج لے کر چینی ترکستان میں چلا گیا۔ نئی آزاد حکومت قائم کر لی۔ مگر اجارہ داران تکفیر و فساد نے وہاں نہ ٹھہرنے دیا۔ روسی سازشوں نے اندرونی کشمکش کو وسیع غار کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ اور آخرش جنرل۔ ما۔ کی شکست ہوئی۔ فوج پریشان ہو کر بھاگ گئی۔ اور خود جنرل موصوف کو رُوسی علاقہ میں پناہ لینی پڑی کہا جاتا ہے۔ اس حصہ میں جاپان مسلمانوں کی دلداری کر کے اپنا نفوذ بڑھانا چاہتا ہے۔ مگر یہ دُور کی بات ہے۔ اور شمالی چین پر اثر قائم کر لینے کے بعد ممکن ہے۔ کہ جاپان اس طرف توجہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ چینی مسلمان مساجد کے سامنے ریڈیو لگائے ہیں۔ تا خطبہ جمعہ سب کو سنایا جا سکے۔ واللہ اعلم۔

۳

ہندوستان کے مسلمان بلحاظ مذہب و پابندیٔ احکام دین دُوسرے ممالک کے مسلمانوں سے بہتر ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ پورٹ سعید میں مجھے ایک عیسائی مصری پادری نے پوچھا۔ تم کون ہو۔ جب میں نے جواب دیا۔ "مبشر الاسلام" تو اس نے حیرت سے کہا۔ "کیا مسلمانوں میں بھی مبشرین دین ہوتے ہیں"!

گویا اسلامی ممالک میں پادری اپنے گرد و پیش کے حالات دیکھ کر یقین نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمان بھی اپنے مذہب کی باقاعدہ اشاعت کر سکتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے مسلمان راہ نما بھی اس قدر مایوس ہیں کہ ایک بڑے لیڈر نے لنڈن میں مجھ سے کہا:۔

"مسلمان کہاں ہیں؟ انگریزوں میں نوے فیصدی خصوصیات اسلام پائی جاتی ہیں"! اور جو لوگ مسلمانوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ مجبوراً بیرن عمر اہرن فلز کی طرح بول اٹھتے ہیں:۔

"اسلام کی اصل تعلیم کا بیشتر حصہ مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں کی عملی زندگی میں پایا جاتا ہے"!

ہم جو کچھ ہندوستان کے غیر احمدی مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں۔ عملی زندگی میں۔ عقائد میں یہ دُوسرے ملکوں سے بہتر ہیں۔ مگر ان کے علماء۔ ان کے ایڈیٹروں۔ ان کے مصنفین۔ ان کے سیاستدانوں کا طریق عمل بالخصوص جماعت احمدیہ کے خلاف جو کچھ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یا تو یہ لوگ مٹ جائیں گے۔ ورنہ احمدیت کی گود میں پناہ لینا پڑے گی۔ کیونکہ "قتل و غارت"، "مکر و فریب"، "جھوٹ و افتراء"، "مقاطعہ و جبر"، "مردوں کی بے حرمتی" بدچلنی و بد خلاقی۔ قرآن پاک کی تعلیم سے ایسے اعتقادی اور جو قوم مذہب کے نام پر ایسی انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرے۔ اس کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ زندہ رہے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ جس طرح اشوک کے زمانہ میں بدھ کے مبلغ دُنیا کے کونوں تک گئے اسی طرح اب پھر ہندوستان سے اسلام کے مبلغ دُنیا کے کونوں تک پہنچیں۔ اور خدا کے سچے دین کی منادی کریں۔ اور ہندوستان کے مسلمان دُنیا کے اسلام اور کل دُنیا کو حقیقی اسلام سکھائیں۔ جس کا آغاز بفضلہ تعالےٰ ہو چکا ہے۔ دُنیا کے بہت سے کونوں تک احمدی مبلغ پہنچ چکے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ اور احرار

ایک شریف اور معزز غیر احمدی کی نظر میں

اگرچہ احراریوں نے جماعت کو بدنام کرنے اور عوام کو مغالطہ میں مبتلا کرنے کے لئے جھوٹ اور کذب بیانی میں حد کر دی ہے۔ تاہم مسلمانوں میں ایسے اصحاب کی کمی نہیں۔ جو احراریوں کی حرکت سے متنفر اور جماعت احمدیہ کو اس کی دینی خدمات کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پھر ایسے اصحاب بھی موجود ہیں۔ جو علی الاعلان اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے حسب ذیل خط میں تحریر فرمایا ہے۔ "مکرمی جناب مینیجر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہٗ آنکہ احقر نے مبلغ تین روپیہ کی رقم بغرض امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ آج بذریعہ منی آرڈر ارسال کی ہے۔ براہ مہربانی قبول فرما کر جواب سے مشکور فرمائیں۔ اور احقر کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ احقر گو احمدیت کی سعادت سے ابھی تک محروم ہے لیکن احمدیہ جماعت کو مسلمانوں اور عام مسلمانوں کی ہمدرد اور سچی خیر خواہ جماعت سمجھتا ہے۔ خدا جماعت احرار کی خود اصلاح کرے۔"

تین روپے وصول ہو گئے ہیں۔ اور مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کے فنڈ میں داخل کرا دیئے گئے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ احمدیت

۲۶ رمئی ایک جلسہ کیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے سلسلہ میں ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ قاضی عبدالسلام صاحب۔ شیخ غلام فرید صاحب۔ ڈاکٹر عمرالدین صاحب۔ ملک عبدالعزیز صاحب نے مختلف مطالبات پر مختصر مگر مدلل رنگ میں تقریریں کیں۔ اور احبابِ جماعت نے انہیں نہایت دلچسپی سے سُنا۔

اس مجلس میں بعض غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ ۲۷ رمئی بروز پیر خاکسار نیروبی سے یوگنڈا کے لئے روانہ ہوا۔ ٹرورو تک ریل ہے۔ اس سے آگے جنجہ تک ۷۰ میل کا فاصلہ بذریعہ موٹر طے کیا۔ جمعہ تک وہاں رہا۔ اس عرصہ میں مختلف غیر احمدی اور دوسرے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور تبلیغ کرنے کا موقعہ بھی ملا۔

جنجہ میں ڈاکٹر فضل الدین صاحب کوئی وقت نہیں جانے دیتے۔ جس میں سلسلہ کی تبلیغ نہ کرتے ہوں۔ حسب پروگرام جمعہ کی صبح کو ڈاکٹر صاحب اور خاکسار جنجہ سے کمپالہ روانہ ہوئے۔ ۱۱½ بجے کمپالہ پہونچ گئے۔ جمعہ کے لئے تمام دوست مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔ جو ان کا اپنا ہے۔ خطبہ جمعہ میں دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس قدر محنت و کوشش کریں۔ کہ اپنے آپ کو خاک میں ملادیں۔ اور اس کے بعد آسمانی پانی طلب کریں۔ جمعہ اور ہفتہ شہر کے مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔ اور اتوار کے دن جماعت کا ایک ضروری اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے سلسلہ میں انیس مطالبات پر تقریریں کی گئیں۔ جماعت نے یہ جلسہ میرے پہونچنے تک ملتوی کر دیا تھا۔

اس موقعہ پر ایک تبلیغی پروگرام تجویز کیا گیا۔ اس سلسلہ میں سوموار کو ایک دعوتِ چائے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں کئی ایک معززین شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں سامعین کو انسانی پیدائش کے مقصد کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر ختم ہونے پر جیوراج مہر علی صاحب اور دوسرے معززین نے خوشی کا اظہار کیا۔

خاکسار شیخ مبارک احمد احمدی مبشر احمدیت کمپالہ

فلسطین کے احمدیہ پریس کیلئے چندہ دہندگان کی فہرست

میں پیشتر ازیں لکھ چکا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بلادِ عربیہ میں احمدیہ پریس قائم ہو چکا ہے۔ جو باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ میں ان تمام بزرگوں اور دوستوں کے چندوں کا ذکر کروں۔ جو اس پریس کے قیام کا سبب ہوئے۔ میں شکریہ اور دعا کے ساتھ ذیل میں رقوم چندہ اور اخراجات کی فہرست درج کرتا ہوں۔ تمام رقوم فلسطینی قرش کی صورت میں دکھائی گئی ہیں۔ جو ہندوستانی سکہ کے لحاظ سے تقریباً سوا دو آنہ کے برابر ہوتا ہے:-

نام چندہ دہندہ	رقم
عبدالحمید خورشید قاہرہ	۱۵
محمد عثمان کاشف 〃	۵
احمد ابراہیم 〃	۱
محمود ابراہیم بلال 〃	۶۰
احمد فتحی ناصف 〃	۳۰

نام چندہ دہندہ	رقم
عبدالرؤف ابراہیم قاہرہ	۱۲۰
احمد حلمی قاہرہ	۱۴۰
احمد محمود ذہنی - قاہرہ	۱۰۰
گلاب الدین درزی اسکندریہ	۲۰۰
منیر الحصنی قاہرہ	۶۰۰

نام چندہ دہندہ	رقم
محمد سعید قاہرہ	۳۰
علی القزق - حیفا	۵۰
خضر القزق ان کی بیوی اور بچے	۱۰۰
عبدالستار درزی - حیفا	۵۰
عبدالرحمٰن القزق 〃	۱۰۰
صبحی القزق 〃	۱۵۰
محمد القزق 〃	۵۰
طٰہٰ القزق 〃	۵۰
مصطفےٰ الفحماوی 〃	۲۵
ابراہیم القزق 〃	۵۰
احمد علی المصری 〃	۲۵
الحاج عبدالقادر الکبابیر	۱۰۰
صالح العودی 〃	۱۰۰
عبدالقادر صالح 〃	۱۵۰
محمد صالح 〃	۳۰۰
محمود صالح 〃	۱۵۰
حامد صالح 〃	۷۵
عبدالجواد صالح 〃	۲۵
فاطمہ صالح 〃	۲۵
آمنہ صالح 〃	۳۰
حلیمہ صالح 〃	۲۰
خدیجہ صالح 〃	۲۵
اہلیہ عبدالقادر 〃	۵۰
اہلیہ محمود صالح 〃	۱۰
ابو علی العودی 〃	۱۰۰
علی العودی 〃	۵۰
مصطفےٰ العودی 〃	۱۵۰
عبدالمالک 〃	۲۰۰
احمد العودی اور انکے بیوی بچے 〃	۱۵۰
محمد احمد الکبابیر	۵۰
حسن العودی اور ان کے بیوی بچے	۸۵

نام چندہ دہندہ	رقم
کامل حسن الکبابیر	۵۰
حسین العودی 〃	۱۰۰
عبداللہ زیدان 〃	۵۵
اسعد العودی 〃	۷۰
محمد سعید 〃	۱۰۰
نایف موسیٰ 〃	۱۵۰
عبدالحی 〃	۵۰
محمد الشیخ 〃	۵۰
حاجی عبداللہ عراقی	۲۵
حاجی محمد المغربی	۵
سلیم الربانی انطیرۃ	۲۰۰
اہلیہ سلیم الربانی 〃	۵۰
والدہ سلیم الربانی 〃	۲۵
فاطمہ سلیم 〃	۲۵
حسین علی اور انکا بچہ عبداللہ	۱۰۰
عبدالرحمٰن البرجاوی لبنان	۷۵
زینب عبدالرحمٰن 〃	۵
بدرالدین الحصنی دمشق	۸۰۰
محمد توفیق الکحالۃ 〃	۱۰۰
مصطفےٰ الشویلاتی 〃	۲۶
نورالدین السکاف حمص	۱۰۰
حاجی عبداللطیف بغداد	۲۰۰
ڈاکٹر مزمل حسین 〃	۱۰۰
بابو معراج الدین 〃	۱۰۰
مرزا فتح محمد 〃	۲۵
چودہری رحیم داد خان 〃	۵۰
مرزا برکت علی عبادان	۱۰۰
میاں احمد گل 〃	۲۸۱
شیخ حبیب اللہ 〃	۱۰۰
رستم خان 〃	۱۰۰
نور حسین 〃	۷۵
شیخ محمد غوث 〃	۱۷۵

نام چندہ دہندہ	رقم
جماعت احمدیہ کبابیر	۵۶۷
جماعت احمدیہ حیفا	۲۴۵
جماعت احمدیہ قاہرہ	۶۷
جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب لاہور	۳۰۰
مولوی نذیر احمد سابق مبلغ افریقہ	۳۵
شیخ مبارک احمد نیروبی	۲۵
ڈاکٹر بدرالدین 〃	۲۵
مرزا سعید احمد کیمبرج	۱۰۰
مرزا ناصر احمد آکسفورڈ	۱۰۰
اہلیہ ابوالعطاء قادیان	۵۰
والدہ ابوالعطاء 〃	۵۰
بھائی بہنیں اور بچگان ابوالعطاء	۵۰
ابوالعطاء الجالندھری	۲۰۰

میزان چندہ = ۹۰۶۲

یعنی نوے پاؤنڈ اور باسٹھ قرش

اخراجات کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے

مد	رقم (قرش)
پریس کی مشین مع اخراجات ریل وغیرہ	۴۷۸۰
عربی اور انگریزی حروف	۲۵۰۶
پریس اور رسالہ کے محل کے اخراجات	۲۱۰۵
اخراجات ترکیب مطبعہ	۱۰۸۵
مشین کے نئے پرزوں کی قیمت	۸۶۴
پریس کے تمام لوازم	۱۳۳۹
عبرانی حروف کی قیمت	۹۰
سلائی کی مشین	۶۵
کٹائی کی مشین	۶۰
متفرق اخراجات	۱۵۸
میزان	۱۲۰۵۲

یعنی ایک سو بیس پاؤنڈ باون قرش۔ گویا ابھی تک قریباً تیس ۳۰ پاؤنڈ پریس کا قرضہ باقی ہے۔ جو مختلف دوستوں سے لے کر خرچ کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر ممنون فرمائیں:۔ (خاکسار ابوالعطاء الجالندھری جبل الکرمل فلسطین)

اعلانِ نکاح

۷ رجون مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں میرے ہمشیرزادہ عزیز حبیب اللہ خان ولد اللہ دتا صاحب ککے زئی مرحوم ساکن امین آباد ضلع گوجرانوالہ کا نکاح عزیزہ رضیہ شوکت صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب ککے زئی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰/- روپیہ مہر مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد الدین امین آبادی

ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب بنگہ بخیریت ہیں

کسی حاسد نے ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب بنگہ کے متعلق یہ غلط افواہ اڑا دی کہ ڈاکٹر صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے بیشمار مداحوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بخیریت ہیں۔ اور اپنی قابلیت خوش اخلاقی اور جفاکشی سے مخلوقِ خدا کو بہت فائدہ پہنچا رہے ہیں:۔ (خاکسار رحمت اللہ احمدی)

مسلمان بیدار ہو جائیں

جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

از مسٹر محمد یعقوب صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم کیا۔ بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے۔ اور تجربے نے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئی۔ اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کانگریس اور دیگر مسلمانوں کی مخالف جماعتوں اور انجمنوں کی طرف سے شدید تر مخالفت انتخاب جداگانہ کی ہوتی رہی ہے۔ اس وقت میرا منشاء جداگانہ انتخاب کا حسن و قبح ظاہر کرنے کا نہیں ہے۔ سالہا سال سے اس مسئلہ پر سینکڑوں مضامین اور رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ میرے موجودہ مقصد کے لئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے۔ کہ سب سے آخر میں مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم دولت برطانیہ نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر کرتے وقت جو بیان دیا تھا۔ اس میں برٹش گورنمنٹ کی جانب سے اس کے قیام کی ضمانت اور معاہدہ کیا تھا۔ اور مسلمان اس پر مطمئن ہو گئے۔ ع

ہم کو ان سے وفا کی تھی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعایت یا احسان نہیں کیا۔ جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے۔ اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا۔ اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے۔ مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا۔ وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا۔ اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا۔ تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کر دیا۔ اول تو پنڈت مدن موہن مالوی نے فیصلہ صادر ہوتے وقت ہی الہ آباد میں وہ جال بچھایا تھا۔ کہ اگر ہماری طرف سے ذرا سی چوک بھی ہو جاتی۔ تو کام ختم ہو گیا تھا۔ بڑا افسوس ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کانگریس سے ہمیشہ دھمکتی رہی ہے۔ اور کانگریس کو خوش کرنے کی سعی لاحاصل میں گورنمنٹ نے بارہا مسلمانوں کو نیچا دکھایا ہے۔

تقسیم بنگالہ کی تنسیخ کے وقت سے کانگریس والوں کو یہ دعوے ہے۔ کہ ہر طے شدہ مسئلہ کو وہ ترمیم اور منسوخ کرا سکتے ہیں۔ اس زعم پر فرقہ وارانہ فیصلہ کی شدت کے ساتھ مخالفت شروع کر دی گئی۔ اور نتیجہ وہی ہوا۔ جو تقسیم بنگالہ کے معاہدہ کا ہوا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا بل پارلیمنٹ میں اس قدر تیزی کے ساتھ پاس کیا گیا۔ کہ قبل اس کے کہ مسلمانوں کو خبر ہو۔ فرقہ وارانہ فیصلہ کی جڑ پر کاری تبر لگا دیا گیا۔ اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے تمام عہد و پیمان طاق نسیان پر رکھ دیئے گئے۔ غالباً "مات العفتی فات الفتوی" پر عمل کرنے کی غرض سے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو وزارت عظمیٰ سے سبکدوش کیا گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا بل کی دفعہ ۲۸۵ جس طرح کہ وہ پارلیمنٹ میں پیش کی گئی تھی۔ اس کے بموجب فرقہ وارانہ فیصلہ کی ترمیم دس سال کے بعد اس طرح پر ہو سکتی تھی۔ کہ کونسل میں منسٹر کے پیش کرنے سے اس مضمون کا ریزولیوشن پاس ہو۔ کہ ترمیم بحضور ملک معظم اس درخواست کے ساتھ پیش کی جائے۔ کہ وہ اس سے پارلیمنٹ کو مطلع فرمائیں۔ اور سکرٹری آف سٹیٹ پر یہ لازم تھا کہ وہ چھ ماہ کے اندر پارلیمنٹ کے روبرو ایک بیان مختصر بدیں مضمون پیش کریں۔ کہ ترمیم مندرجہ درخواست پر کیا عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔ اور گورنر جنرل یا گورنر پر لازمی قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ ریزولیوشن متذکرہ بالا کو بھیجتے وقت اپنی رائے اس امر کے متعلق ظاہر کریں کہ ایسی ترمیم سے کسی قلیل التعداد قوم کے حقوق پر کیا اثر پڑے گا۔ اور سکرٹری آف سٹیٹ پر لازم قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ گورنر جنرل یا گورنر کی اس رپورٹ کو پارلیمنٹ کے سامنے پیش کر دیں۔

دفعہ ۲۸۵ مذکورہ بالا کی ترمیم ہو کر اب پارلیمنٹ سے مرحمہ دفعہ ۲۹۹ اس طرح پر قائم ہوئی ہے۔ کہ جس سے ملک معظم کے حضور میں درخواست دینے اور ریزولیوشن کے پارلیمنٹ میں معہ رپورٹ گورنر جنرل یا گورنر کے پیش کئے جانے کی شرائط حذف ہو گئیں اور موجودہ دفعہ ۲۹۹ کے بموجب محض کونسل یا فیڈرل اسمبلی میں کثرت آراء سے ریزولیوشن پاس ہونے پر بذریعہ حکم کونسل کے گورنمنٹ ہائے ہند اور کونسلوں و فیڈرل اسمبلی سے مشورہ کے بعد ترمیم عمل میں آ سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ فیڈرل اسمبلی میں تو ہمیشہ غیر مسلموں کی بقدر دو ثلث کے کثرت ہو گی۔ اور صوبہ کی کونسلوں میں بھی بجز صوبہ سرحد اور سندھ کے دو چھوٹے صوبوں کے بقیہ صوبجات میں غیر مسلم آراء کی اکثریت رہے گی۔ ایسی حالت میں گویا فرقہ وارانہ فیصلہ کا قیام محض ان جماعتوں کے رحم پر رہ گیا۔ جو ابتداء ہی سے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہیں ع

وہی قاتل وہی منصف وہی شاہد ٹھہرے
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

اگرچہ یہ اہم ترمیم نہایت عجلت کے ساتھ بغیر مسلمانوں کو اظہار رائے کا موقعہ دیئے ہوئے ہاؤس آف کامنز میں پاس ہو گئی ہے تاہم ابھی صرف اتنا موقعہ باقی ہے۔ کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پرزور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں۔ تو خفیف امکان اس بات کا ہے۔ کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ۲۸۵ بجائے دفعہ ۲۹۹ مرحمہ کے قائم ہو جائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کا جلسہ کر کے مرحمہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے۔ کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ۲۸۵ بحالت اصلی قائم کر دی جائے۔ مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عمل کریں گے۔ اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبہ اور ہر قریہ میں جلسے کر کے حضور وائسرائے ہند اور سکرٹری آف سٹیٹ کو اطلاع دیں گے ع

سنبھلو ورنہ رہنا یاں اس طرح پڑے گا
بھیل اور گونڈ جیسے گمنام و بے نشاں ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا
۲۱ جون کا خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ جون ۱۹۳۵ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جو ۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے بصورت ٹریکٹ شائع کرنے کی تجویز ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اسے بکثرت تقسیم کیا جائے۔ اس لئے دوستوں کو جتنی تعداد مطلوب ہو۔ اس سے فوراً مطلع کریں۔

جن دوستوں کو پہلے خطبات بھجوائے گئے ہیں۔ انہیں بذریعہ خطوط اطلاع دے دی گئی ہے۔ کہ ان کے ذمہ کتنی رقم ہے انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً رقم بھجوا دیں۔ کیونکہ جب تک پچھلے بقائے وصول نہ ہوں۔ آئندہ کام چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مخالفین کے ظلم و ستم کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا طریق عمل

جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب کی تقریر امرتسر میں

۲۱ جون۔ مسجد احمدیہ امرتسر میں بعد نماز جمعہ بصدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس، انجمن انصار اللہ کا جلسہ ہوا جس میں جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر پنجاب کونسل نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ مامور من اللہ کی جماعت کی ذمہ داریاں بہت اہم ہوتی ہیں۔ ایک طرف حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسری طرف حقوق العباد۔ شفقت علیٰ خلق اللہ اور ہمدردی عامہ وغیرہ فرائض سے عہدہ برآ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مومن تو مخلوق خدا کی بہبودی میں ہمہ تن منہمک ہوتا ہے مگر مخالفین حق بے معنی شور و شر سے اس کے مقاصد عالیہ میں روڑے اٹکاتے اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے لئے ہر قسم کا دھوکا۔ فریب اور مکر و زور کام میں لاتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی جماعتیں دشمنان خدا و رسول کی مخالفت کے مقابلہ میں نہ صرف صبر و برداشت ہی کرتی ہیں۔ بلکہ ان کی اصلاح اور بہتری کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنا سعادت دارین کا موجب خیال کرتی ہیں۔ ایسے ہی حالات میں سے ہماری جماعت گذر رہی ہے۔ پہلے انبیاء کی جماعتوں کو اس حد تک ستایا اور دکھ دیا گیا۔ کہ متیٰ نصر اللہ کہنے تک نوبت پہنچ گئی۔ ہماری تکالیف ان کے مقابل میں کوئی تکالیف نہیں ہیں۔ ہمارے لئے یہ تکالیف خوشی کا موجب ہیں۔ کیونکہ دعا۔ ترقی درجات اور تعلق باللہ کے سنہری مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔

آپ لوگوں نے خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچانا اور مانا ہے۔ آپ کو سنت اللہ کے ماتحت ہر قسم کی ایذائیں اور دکھ پہنچائے جائینگے اب زیادہ تکالیف کا زمانہ ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اور یقین رکھیں۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کے ماتحت انبیاء کی جماعتیں ہی کامیاب ہوتی ہیں یہ خدا کا سچا وعدہ ہے اس لئے کسی قسم کی لغزش نہیں آنی چاہیئے میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے کہتا ہوں۔ کہ مجھے کبھی یہ خیال بھی نہیں آیا کہ مخالفین ہمیں ستا لو کیا کسی قسم کا گزند بھی پہنچا سکتے ہیں۔ آپ تو مجھ سے زیادہ توکل کے مقام پر ہیں۔ تکالیف تو اس بات کا ثبوت ہیں کہ خدا نے آپ کو چن لیا۔ مخالفت خدا کی نعمت ہے۔ اس سے دلوں میں ایمان اور پختگی پیدا ہوتی ہے۔ مومن کا ایمان متزلزل نہیں ہوتا۔ انبیاء کے ماننے والوں کو گھروں سے نکالا گیا۔ شہر بدر کیا گیا۔ املاک سے تہی دست کیا گیا۔ وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ بیوی بچوں سے جدائی نصیب ہوئی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کی زمین باوجود وسعت کے تنگ کر دی گئی۔ اور خدا کے حکم کے ماتحت آپ کو ہجرت کرنی پڑی۔ یہاں تو ابھی تک یہ حالت پیش نہیں آئی۔ یہ سب کچھ خدا کی مشیت کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اور ہم ہر قسم کی مصیبت بشاشت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار رہیں۔ ہم مخالفین کو دکھا دیں گے۔ کہ ہم تبلیغ اسلام جیسے اہم فریضہ کو پورا کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ ہر احمدی کو صحابہ کرام کا نمونہ دکھانا چاہیئے ہمیں دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اس طوفان مخالفت کو ٹھنڈا کرے۔ خدا ہماری پشت و پناہ ہے۔ جو دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔

امرتسر۔ لاہور۔ سیالکوٹ قادیان میں آج کل شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ دشمن مکروہ سے مکروہ حرکات کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ تاکہ جماعت کو اشتعال دلا کر بدامنی پیدا کرے۔ مگر جماعت اپنے واجب الاطاعت امام کی رہنمائی میں خدا کے نام اور اسلام کو دنیا تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور اشتعال کے مقابلہ میں صبر و تحمل سے کام لے رہی ہے۔ یہ ہمارے لئے اپنے اعمال و اخلاق کو نمایاں کر کے دکھانے کا موقع ہے۔ نیک طبائع اس مخالفت کی رو سے سلسلہ کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اور سنجیدہ متین لوگ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہر ایک احمدی سچے دل سے عہد کرے کہ مرتے دم تک پیغام احمد پہنچائے گا۔ ہر ایک انصار اللہ ایک ایک آدمی کو بھی داخل سلسلہ کرے تو اس طرح ہر سال جماعت دگنی ہو سکتی ہے۔ کسی موقع پر بھی اخلاق کو نہ چھوڑو۔ کسی احراری مولوی نے حضرت امیر المومنین کی ازواج مطہرات کے حق میں جو بدزبانی کی۔ اور حضور نے اس کے جواب میں جن اخلاق عالیہ کا نمونہ دکھایا۔ یہ امر میں نے کئی لوگوں کے سامنے پیش کیا تو وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور حضور کے اخلاق فاضلہ کی تعریف کی۔ پس دعائیں کریں اور حضور نے خطبہ جمعہ میں ترقی کے چار گر فرمائے ہیں۔ ان پر دل و جان سے عمل کریں۔ تو فتح و کامرانی تمہارے قدم چومے گی۔

اس کے بعد مولانا شمس صاحب کی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے انصار اللہ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے نظارت دعوت و تبلیغ کے مقرر کردہ لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کی تلقین کی تعلیمی اجتماعات اور اجلاس میں باقاعدہ حاضری کی طرف بالخصوص توجہ دلائی۔ موجودہ حالات کے پیش نظر زیادہ انہماک اور جوش و اخلاص کے ساتھ تبلیغ سلسلہ اور نشر و اشاعت اسلام تبلیغی لٹریچر کی باقاعدہ اور منظم تقسیم۔ علوم دین میں کامل دسترس نماز باجماعت درس و تدریس وغیرہ امور کو باحسن طور پر ادا کرنے کے لئے انصار اللہ کو تاکیدی طور پر ہدایت کی۔

(نامہ نگار از امرتسر)

کریام میں کامیاب تبلیغی جلسہ

۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۳۵ء کو جماعت احمدیہ کریام نے ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ کیا۔ جس میں ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل۔ گیانی واحد حسین صاحب اور شیخ عطاء اللہ صاحب پلیڈر نے تقاریر کیں۔ جن میں صداقت اسلام فضیلت قرآن سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صداقت احمدیت وفات مسیح ناصری علیہ السلام اجرائے نبوت کے مضامین کو وضاحت سے بیان کیا۔ احراریوں نے اپنے ۸ و ۹ جون ۱۹۳۵ء کو اپنے جلسہ میں جو اعتراضات کئے تھے۔ ان کے جواب وضاحت سے دیئے گئے۔ غیر احمدی اور سکھ اصحاب ہمارے جلسہ میں کافی تعداد میں شامل ہوتے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔

عبد الغنی خان سکرٹری جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

طبیہ کالج علی گڑھ

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایک طبیہ کالج قائم ہے۔ اس کالج کا پاس شدہ امیدوار قریباً قریباً سب اسسٹنٹ سرجن کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اس کالج میں علاوہ انٹرنس پاس کے مولوی عالم اور مولوی فاضل پاس امیدوار بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک مفید لائن ہے۔ پس احباب کو اس کالج میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اخراجات بھی زیادہ نہیں ہوتے۔

ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah
محض دوستوں کے تقاضہ پر حیرت انگیز رعایت
جو لوگ اپنے خطوط ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ جون و یکم جولائی ۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملیگی
دوستوں کے بیحد تقاضہ پر یہ مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ جن کی فہرست نیچے درج ہے ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ جون اور یکم جولائی ۳۵ء کو نصف قیمت پر ملیں گی ۔ لہٰذا آپ صاحبان کو اس سنہری موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئیے ۔ ورنہ بعد میں کف افسوس ملنے پڑیں گے ۔ کیونکہ پھر کوئی رعایت نہیں دی جائے گی ؎
موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
اکسیر اکبر
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
مچھر پروف
ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ جون۔ ملک معظم نے یوگنڈا کے گورنر اور کمانڈر انچیف سر برنارڈ بوڈین کو نائیجیریا کا گورنر اور کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ اس سے پہلے نائیجیریا کے گورنر سر ڈونالڈ کیمرن تھے۔

جنیوا۔ ۲۱ جون۔ ابے سینیا کے وزیر متعینہ پیرس نے حکومت ابے سینیا کی طرف سے مجلس اقوام کو ایک مسودہ پیش کیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ابے سینیا کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ اور اس کی آزادی ظاہرا طور پر خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اس کی تجویز ہے کہ لیگ کونسل ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کرے۔ جو حبشہ اور اطالیہ کی درمیانی سرحد کا معائنہ کرے۔ اور تمام حادثات کی تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ کونسل میں پیش کرے ؛

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ غازی توفیق رشدی پاشا وزیر خارجہ حکومت ترکیہ عنقریب بخارسٹ تشریف لے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کے اس سفر کا مقصد یہ ہے۔ کہ ریاستہائے بلقان کی ایک مجلس قائم کی جائے۔ جس میں امور متنازعہ کا فیصلہ کیا جایا کرے ؛

شنگھائی کا پیغام مظہر ہے۔ کہ جاپانی افواج نے منچوریا کی حدود سے نکل کر چینی علاقے میں غارت گری شروع کر دی ہے۔ حکومت چین نے اس کے خلاف احتجاجی مکتوب بجورین حکومت کو ارسال کیا۔ تو اس کی طرف سے یہ جواب دیا گیا۔ کہ غارتگری کرنے والے ڈاکو ہیں۔ اور ان کا حکومت سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔

رنگون۔ ۲۲ جون۔ برما کونسل کے ممبر مسٹر سی۔ پی۔ یوفان سانگ نے کونسل میں پریذیڈنٹ اور دو وزراء کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اسی طرح کی بعض اور تحریکیں بھی پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جو صدر کونسل اور وزراء کے خلاف ہیں ؛

لاہور ۲۲ جون۔ اسمبلی کے بعض ارکان نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند کو تار بھیجا ہے۔ کہ کوئٹہ کے مصیبت زدہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہاں کھدائی کا کام جلد از جلد شروع کیا جائے۔ نیز اس کھدائی کے دوران میں انہیں کوئٹہ آنے کی اجازت دی جائے۔ اگر کھدائی کا کام جلدی شروع نہ کیا گیا۔ تو ان کے بہی کھاتے اور دیگر بیش قیمت اشیاء کیڑے کھا جائیں گے۔

لائلپور ۲۱ جون۔ گذشتہ رات لائلپور میں آندھی کے ساتھ اولے بڑے اور قدرے بارش بھی ہوئی جس کے نتیجہ کے طور پر تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ کچھ دیر کے لئے منقطع ہو گیا۔ ایڈورڈ الیکٹرک کے تاروں پر بھی اثر پڑا۔ اور شہر میں تاریکی چھا گئی۔ متعدد درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور ٹین کی چادروں کی چھت اڑ گئے۔ تار اور ٹیلیفون کے کھمبے بھی گر پڑے ؛

مدراس ۲۰ جون۔ سنکونڈم پالیام کے علاقہ میں ایک عجیب وبا پھیل رہی ہے جس سے دو سو مویشی لقمۂ اجل ہو چکے ہیں اس سے نواحی علاقہ کے لوگوں میں بڑی تشویش اور دہشت پھیل رہی ہے ؛

احمد آباد ۲۲ جون۔ آج گجرات کانگریس سوشلسٹ کانفرنس کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر نریندر دیو نے کہا۔ کہ اس وقت کانگریس کے لئے نئی پالیسی مرتب کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس وقت تک کانگریس مسلسل صنعتی مزدوروں کو نظر انداز کرتی رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مزدور کانگریس سے کشیدہ خاطر ہو گئے ہیں ؛

بگجی ۲۰ جون۔ بحری اسلحہ کی تخفیف کانفرنس مدعو کرنے کا مسئلہ یورپین حکومتوں کے زیر غور ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ چین کے بحری حالات اور زیادہ پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ ہانگ کانگ کے نزدیک برطانوی سمندر میں نانکن سے دو مزید جہاز داخل ہو گئے ہیں۔ اس وقت تک برطانوی سمندر میں کل چھ چینی جہاز ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کینٹن کے باغیوں اور نانکن گورنمنٹ کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اور اب محض کینٹن کو مرعوب کرنے کے لئے جہاز جمع کئے جا رہے ہیں۔ کینٹن میں سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ کہ نانکن گورنمنٹ کی ان سرگرمیوں کا مقصد کچھ اور ہے۔ محض باغیوں کو دبانا نہیں۔

لاہور ۲۲ جون۔ آج لنڈا بازار کے ایک گوردوارہ کے قریب سکھوں اور مسلمانوں کے مابین فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ لیکن سردار نریندر سنگھ صاحب سٹی مجسٹریٹ کی بروقت مداخلت سے حالات پر قابو پا لیا گیا ؛

بجنور ۲۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں رائے دہندگان کی فہرستوں کی ترتیب کے متعلق ضلع کے پٹواریوں کو ایک خفیہ سرکلر کے ذریعہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جو لوگ چھ ماہ سے زائد عرصہ جیل میں رہ چکے ہیں۔ ان کے نام فہرست سے خارج کر دئے جائیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس ہدایت کا مقصد کانگریس کارکنوں کو انتخاب کے دائرہ سے خارج کرنا ہے

اجمیر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جے پور سٹیٹ ریلوے جو کہ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے لائن پر مادھوپور سے جھنجھنوں تک ہے۔ اس کی آمدنی سے ریاست کو ریلوے کی طرف سے فی روپیہ چھ آنے ملتے تھے۔ اس کے متعلق بہت دنوں سے خط و کتابت ہو رہی تھی کہ ریاست کو چھ آنے کی بجائے سات آنے دئے جائیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ایجنٹ ریلوے نے ریاست کو جواب دیا ہے کہ ریلوے چھ آنے سے زیادہ نہیں دے سکتی۔ ریاست اگر چاہے تو اپنی لائن کا خود انتظام کر سکتی ہے۔ ریلوے اپنے سٹاف کو لائن پر سے واپس بلا لے گی اور دوسری جگہ لگا دے گی لیکن جب تک ریلوے سٹاف کو دوسری جگہ لگانے کا مکمل انتظام نہ ہو۔ ریاست کو ریلوے کے موجودہ سٹاف کو رکھنا پڑیگا

احمدیہ عیدگاہ میں احرار کی مداخلت کا مقدمہ

قادیان ۲۴ جون۔ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ۱۵ جون ۱۹۳۵ء کو جب جماعت احمدیہ کے بعض آدمی عیدگاہ کے نشیب پُر کرنے کے لئے وہاں گئے۔ تو احراری بھی مجمع کی صورت میں لاٹھیوں سے مسلح ہو کر وہاں پہونچ گئے۔ اور خواہ مخواہ مداخلت شروع کر دی۔ مزدوروں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین لیں۔ پھر دوسری دفعہ اور مزدور ٹوکریاں اور کدالیں دیکر بھیجے گئے۔ تو ان سے بھی سامان چھین لیا گیا۔ اتنے میں پولیس وہاں پہونچ گئی جس نے چھ احمدیوں کو اور احراریوں کے سینکڑوں آدمیوں میں سے چار کو گرفتار کر لیا۔ ان لوگوں کو نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ وہ ۲۴ جون کو عدالت میں حاضر ہو کر وجہ بیان کریں۔ کہ ان سے حفظ امن کی ضمانتیں اور مچلکے کیوں نہ لئے جائیں۔ آج یہ مقدمہ چودہری حسین علی صاحب مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں بمقام قادیان پیش ہوا جناب شیخ بشیر احمد صاحب اور جناب ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو احمدیوں کی طرف سے پیروی کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ عدالت کے اس سوال کے جواب میں کہ ان سے کیوں ضمانتیں نہ لی جائیں۔ احمدی ملزمین نے کہا۔ کہ ہم سے نقض امن کا قطعاً کوئی خطرہ نہیں۔ اسلئے ہم سے ضمانتیں لئے جانے کی کوئی وجہ نہیں۔ فریق ثانی خواہ مخواہ ہمارے حقوق پر ناجائز تصرف کر رہا ہے۔ فریق ثانی کی طرف سے بھی یہی بیان دیا گیا۔ عدالت نے آئندہ سماعت کے لئے ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کی تاریخ مقرر کر دی۔ پولیس نے احمدیوں سے نقدی۔ کاغذات نوٹ بکیں چھڑیاں اور کیمرے جس میں بعض فلمیں موقعہ کی قیمتی فوٹو پر مشتمل تھیں۔ غرضکہ جو کچھ انکے پاس تھا۔ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ شیخ بشیر احمد صاحب کی طرف سے یہ سوال ...... اٹھایا گیا۔ کہ یہ سب اشیاء واپس مل جانی چاہئیں۔ اور فلمیں بھی دی جائیں۔ تاکہ ڈیولپ کیا جا سکے۔ عدالت نے سوائے کیمروں اور فلموں کے باقی سب اشیاء کی واپسی کا حکم دیا ؛ (نامہ نگار)

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی